میّت کے زندہ لوگوں پر حقوق سے متعلق ایک اچھوتی
دلچسپ اور فکر انگیز تحریر

یَا مَنْ بَقِیْتُ بَعْدِیْ

کا اُردو ترجمہ مع توضیحات

میّت کا پیغام زندوں کے نام

تالیف

الشیخ توفیق بن حلف بن عبد اللہ الرفاعی

ترجمہ

شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور

مکتبہ قادریہ ۔ لاہور

میت کے زندہ لوگوں پر حقوق سے متعلق ایک اچھوتی
دلچسپ اور فکر انگیز تحریر

یَا مَنْ بَقِیتُ بَعْدِی

کا اُردو ترجمہ مع توضیحات

میت کا پیغام زندوں کے نام

تالیف

الشیخ توفیق بن خلف بن عبداللہ الرفاعی

ترجمہ

شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور

مکتبہ قادریہ ۔ لاہور

نام کتاب ــــــــــ میت کا پیغام زندوں کے نام

تالیف ــــــــــ الشیخ توفیق بن حلف بن عبد اللہ الرفاعی

ترجمہ ــــــــــ شیخ الحدیث علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

تعداد ــــــــــ 1100

صفحات ــــــــــ 48

کمپوزر ــــــــــ عبد الرحمٰن انور

باہتمام ــــــــــ حافظ نثار احمد قادری

ناشر ــــــــــ مکتبہ قادریہ لاہور

مَکتَبۂ قَادِرِیّہ ۔ لاہور

0321-7226193

الاھداء

میں اپنی اس ادنیٰ کاوش کو بطور ھدیہ اپنے برادر اکبر پیکر اخلاص و مودت استاذ العلماء مولانا عبدالرشید رضوی رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو نسبی اعتبار سے میرے بڑے بھائی تھے لیکن پدرانہ شفقت کے اعتبار سے انہوں نے عمر بھر باپ کا کردار ادا کیا، جن کے مجھ پر احسانات ابتدائی دور حیات سے لے کر تعلیم و تربیت تک ناقابل فراموش ہیں۔ جنہوں نے خواب میں والد ماجد (استاذ العلماء مولانا محمد عبداللہ) کے حکم پر راقم کو حصول علوم دینیہ کی راہ دکھائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر بے شمار رحمتوں کا نزول فرمائے۔ آمین

نوٹ: یہ کتاب طباعت کے مراحل میں تھی کہ مورخہ ۱۴ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ بمطابق ستمبر ۲۰۲۰ء بروز جمعرات بوقت شام آپ نے اس دنیائے فانی سے کوچ فرمایا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

غمزدہ بھائی

محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

قطعہ

تاریخ رحلت گرامی نسب (مولانا) عبدالرشید رضوی رحمہ اللہ

عبدالرشید رضوی روشن نگاہ تھے
میدان معرفت کے تھے وہ ایک شہسوار
رسم و راہ ولائے چند سے تھے آشنا
تھی ذات ان کی اہل طریقت کا افتخار
تاریخ ان رُچ کی ہوتی ہے اے عروس
سرمایہ علوم لغت سے آشکار

نتیجہ فکر: صاحبزادہ نجیم الامین عروس فاروقی
مونیاشریف۔ گجرات

ابتدائیہ

ازمترجم: محمد صدیق ہزاروی

ایک عرصہ سے خواہش رہی کہ جس طرح چند دیگر خوش نصیب حضرات خانہ کعبہ کی پُرجلال فضا اور گنبد حضریٰ (**علی صاحبها الصلوۃوالسلام**) کے رحمت بھرے سائے میں کوئی نہ کوئی تحریری کام کرتے ہیں اس فقیر کو بھی یہ سعادت نصیب ہو جائے۔

چنانچہ الحمدللہ! راقم کی خوش نصیبی کہ اس پُرنور خواہش کو شرف قبولیت نصیب ہوا اور تین مرتبہ حرمین طیبین کی رحمت بھری فضا میں تحریر کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۹۹۴ء میں حج بیت اللہ شریف کے لئے حاضری ہوئی تو مسجد نبوی شریف میں ''**وصایا الرسول خمس وخمسون**'' نامی کتاب کا ترجمہ کیا جو پاکستان میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں کے نام سے طبع ہوئی جو اس وقت مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ لاہور سے دستیاب ہے۔

۲۰۱۰ء میں عمرہ کے موقعہ پر دو کتابوں کا ترجمہ ہوا۔ ''**الدعاء ویلیه العلاج بالرقیٰ من الکتاب والسنة**'' کا ترجمہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے مختلف مقامات مقدسہ پر ہوا جو قرآن وسنت سے دکھ درد اور بیماریوں کے علاج کے نام سے مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ نے شائع کر دی ہے۔

اور تیسری کتاب ''**اکثر من الف سنة فی الیوم واللیة**'' سنتوں کی بہار کے نام سے مکتبہ اعلیٰ حضرت کی طرف سے شائع ہوئی اس کا ترجمہ صرف مدینہ طیبہ میں ہوا۔

۲۰۱۸ء میں دوبارہ عمرہ شریف کے لئے قسمت کا دروازہ کھلا تو اس خواہش کی تکمیل

کا ارادہ ہوا۔ان دنوں راقم طالبات کے نصاب میں شامل ھدایہ کی کتاب النکاح اور کتاب الطلاق کے ترجمہ وتوضیح پر کام کررہا تھا، چنانچہ ہدایہ کتاب النکاح کا ایک تہائی کام مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے مختلف مقامات مقدسہ میں کیا گیا ہے۔اور اس کے ساتھ کسی اہم موضوع پر مختصر کتاب کی تلاش شروع کی تا کہ اس کا ترجمہ بھی اس مبارک سفر کے دوران ہو جائے۔

مدینہ طیبہ کے ایک مکتبہ سے ''**یامن بقیت بعدی**'' (اے میرے بعد زندہ رہنے والے) کے نام سے نہایت عمدہ اور اچھوتے انداز سے لکھی ہوئی کتاب ہاتھ آئی جس کے مولف توفیق بن خلف بن عبداللہ رفاعی ہیں اور اصل عربی کتاب موسسہ الجدید النافع، کویت کی طرف سے نہایت خوبصورت طباعت کے ساتھ شائع ہوئی۔

اس کتاب میں قرآن وحدیث میں مذکور میت کے زندہ لوگوں کے ذمہ حقوق کو ایک نئے انداز میں پیش کیا، مثلاً میت کی وفات پر صبر کرنا، دوسروں کو صبر کی تلقین کرنا، کسی عزیز کی موت پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے عظیم صدمہ کو یاد کرکے تسلی حاصل کرنا، **انا للہ و انا الیہ راجعون** پڑھنا؟اس موقعہ پر ایمان کے مطابق صبر کرنا، نوحہ نہ کرنا، میت کے لئے دعا کرنا، اس کے لئے صدقہ جاریہ کرنا، ایصال ثواب وغیرہ اہم موضوعات جو آپ اس کتاب میں پڑھیں گے۔اس کتاب میں میت کے لئے احادیث سے ثابت چند دعائیں بھی مذکور ہیں۔اس کتاب کا انداز نرالہ ہے میت زندوں کو ان کاموں کے لئے متوجہ کررہی ہے، اسی لئے مصنف نے اس کا نام: ''**یامن بقیت بعدی**'' رکھا اور ہم نے ترجمہ اور ضروری توضیح پر مبنی اس کتاب کا نام: ''**میت کا پیغام** زندوں کے نام'' رکھا ہے۔ مدینہ طیبہ میں مورخہ ٦ فروری ٢٠١٨ء بعد نماز مغرب اس کام کا آغاز ہوا اور ١١ فروری ٢٠١٨ء بروز اتوار شام ٥:٥٠ کو اختتام ہوا۔

راقم حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی زید مجدہ کا ممنوں ہے کہ انہوں نے مسودہ پر نظر ثانی فرما کر قیمتی مشوروں سے نوازا۔**فجزاھم خیر الجزاء**۔

مکتبہ قادریہ اس کتاب کی اشاعت کی سعادت سے بہرور ہو رہا ہے۔ ہمارے استاذ گرامی استاذ العلماء، شیخ الحدیث، علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ نثار احمد قادری اس مکتبہ کے روح رواں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے استاذِ گرامی رحمہ اللہ علیہ کی اس یادگار مکتبہ قادریہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے آمین۔

محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری
شیخ الحدیث، جامعہ ہجویریہ مرکز معارفِ اولیاء
حضرت داتا گنج بخش، لاہور

مقدمہ از مؤلف کتاب

ان لوگوں کو خطاب جن کو مصیبت پہنچی اور وہ اس سے نکلنا چاہتے ہیں۔
ان لوگوں کو خطاب جو ہر مصیبت زدہ کی غمخواری کا ارادہ کرتے ہیں۔
ان لوگوں کو خطاب جو مصیبتوں کو عبادت، ثواب اور نئی زندگی میں بدلنا چاہتے ہیں۔

یہ کلمات (جو آئندہ صفحات میں مذکور ہیں) تمہاری طرف متوجہ ہیں، ایسے کلمات جو نہایت اُجلے اور شفاء بخش ہیں، عمدہ لہجے اور انداز میں ہیں، زخموں کی مرہم ہیں، فوت شدہ کی زبان پر ہراس محبوب کے لئے جو زخم خوردہ اور جدائی کا شکار ہیں۔

جب کڑوا، میٹھا ہو جائے اور بہنے والا خون خوش گوار ہو جائے۔

اللہ! جو بہت رحمت والا اور بڑا مہربان ہے اس سے امید ہے کہ اس کتاب کو مکمل پڑھنے کے بعد (پڑھنے والے کی) مصیبت کو صبر ورضا اور نئی روشن زندگی میں بدل دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عظیم صدمہ

اے وہ شخص میرے بعد زندہ رہا۔۔۔۔۔!

تو میرے نہ ہونے پر کیسے صبر کرے گا؟ جب کہ گھر میری جدائی محسوس کر کے رو رہا ہے، جلدی نہ کر کچھ عرصہ بعد تجھے صبر آ جائے گا وہ عرصہ لمبا ہو یا مختصر اس بات کو یاد رکھ کہ صبر مصیبت کے آغاز میں ہی معتبر ہوتا ہے اس (صدمہ اُولیٰ) کے وقت ثابت قدم رہو دنیا اور آخرت میں کامیاب رہو گے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث ۱۲۸۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو، اس نے کہا: آپ اپنا کام کریں، آپ کو یہ مصیبت نہیں پہنچی۔

(لہذا آپ میرے دکھ کو نہیں جانتے) وہ آپ کو پہچان نہ سکی۔ اس خاتون سے کہا گیا: آپ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر حاضر ہوئی، اس نے آپ کے دروازے پر دربان نہ پائے اور عرض کیا: میں آپ کو پہچان نہ سکی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر صدمہ کے شروع میں ہوتا ہے۔

اس (صدمہ اولیٰ) کے وقت ثابت قدم رہو دنیا اور آخرت میں کامیاب رہو گے۔ صبر کرو اور مضبوط رہو اور میری جدائی پر اللہ تعالیٰ سے ثواب طلب کرو اور تمہارا جواب انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین (بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) اور تمام تعریفیں میرے ربّ کے لیے ہیں، پڑھنا ہو اس طرح تم مجھے قبر میں راحت پہچاؤ گے۔ اور جنت میں تمہارے نام پر مکان بنایا جائے گا جب تم میرے چلے جانے پر صبر کرو گے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ العَبْدِ.قَالَ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي، فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ، فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ۔ فَيَقُولُ اللهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الحَمْدِ۔

(صحیح ابن حبان رقم الحدیث ۲۹۴۸)

(سنن الترمذی المجلد الثانی جزء ۲ ص ۳۳۲)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی شخص کا بچہ فوت ہوتا ہے (لڑکا ہو یا لڑکی) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے:

''تم نے میرے بندے کے بیٹے (یا بیٹی) کی روح قبض کی؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! وہ فرماتا ہے: تو تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں؟ جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا: وہ کہتے ہیں: (اے اللہ!) اس نے تیری حمد وثنا کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں محل بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔

خود بھی صبر کرو اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کرو

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ رہا۔۔۔۔!

صبر کرو بلکہ تم ایسے شخص بن جاؤ جو دوسروں کو صبر کی تلقین کرتا ہے، تم خود سب سے بڑے رونے پیٹنے والے نہ ہو جاؤ۔

تمہارا ثابت قدم رہنا اور اپنے گھر والوں کو ثابت قدم رکھنا اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے اجر کا ذخیرہ ہوگا اور تمہارے گھر والے بھی تمہاری پیروی کریں گے اور عنقریب وہ سب تمہارے اس عمل کو یاد رکھیں گے۔

اٹھو اور وضو کر کے نماز پڑھو اور تمہیں جو مصیبت پہنچی اس پر اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرو۔

اللہ تعالیٰ کے لئے تمہارے دل میں جو رضا مندی پیدا ہوئی اسے زبان پر لاؤ (اس کا اظہار کرو)۔

اس وقت اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری نیکی کا بدلہ دے گا اور تمہارے ایمان کی وجہ سے تمہیں بہت زیادہ صبر کی توفیق دے گا۔

وہ تم پر رحمتوں کا نزول فرمائے گا اور تمہیں بہت بڑی عطا کے ساتھ نوازے گا اور تمہارا مرتبہ بلند کرے گا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی محبت ثابت کرو

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ رہا۔۔۔۔۔!

تمہارا ہر عمل تیرے اندر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری (پوشیدہ) محبت کو ظاہر کرے یہ چیز تجھے قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے وقت نفع دے گی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی کو عظیم (صدمہ) سمجھتے ہوئے میری جدائی پر صبر کرو۔

جب تم مجھ سے اپنی محبت کو عظیم خیال کرو اور پریشانیوں کو بڑا سمجھو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کو یاد کرو، آپ نے فرمایا:

"جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو میری (جدائی) کی وجہ سے پہنچنے والی مصیبت سے تسلی حاصل کرے کیونکہ یہ تمام مصیبتوں سے بڑی مصیبت ہے۔"

ارشاد خداوندی ہے:

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ۔ (البقرۃ:۱۵۶-۱۵۷)

(۱) اُم المومنین حضرت عائشہ (صدیقہ طاہرہ طیبہ) رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَتَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وسَلَّمَ بَابًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، أَوْ كَشَفَ سِتْرًا، فَإِذَا النَّاسُ يُصَلُّونَ وَرَاءَ أَبِي بَكْرٍ، فَحَمِدَ اللهَ عَلَى مَا رَأَى مِنْ حُسْنِ حَالِهِمْ، وَرَجَا أَنْ يَخْلُفَهُ اللهُ فِيهِمْ بِالَّذِي رَآهُمْ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَيُّمَا أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ، فَلْيَتَعَزَّ بِمُصِيبَتِهِ بِي عَنِ الْمُصِيبَةِ الَّتِي تُصِيبُهُ بِغَيْرِي، فَإِنَّ أَحَدًا مِنْ أُمَّتِي لَنْ يُصَابَ بِمُصِيبَةٍ بَعْدِي أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ مُصِيبَتِي۔

(سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۱۵۹۹)

”رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دروازہ کھولا جو آپ کے اور صحابہ کرام کے درمیان تھا یا پردہ ہٹایا تو صحابہ کرام جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے ان کی اچھی حالت کو دیکھ کر اس امید پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء (اور شکر ادا کیا) کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بعد ان کو ایسی نیابت عطا کرے گا جس طرح آپ نے ان کو دیکھا آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم میں کسی ایک کو (یا فرمایا کسی مومن کو) مصیبت پہنچے تو میری جدائی پر پہنچنے والی مصیبت کے ذریعے اس مصیبت پر صبر کرے جو اسے پہنچی کیونکہ میری امت میں سے کسی کو بھی اس مصیبت سے زیادہ سخت مصیبت نہیں پہنچی۔

پریشانی کا علاج پناہِ خداوندی کی طلب ہے

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ رہا۔۔۔۔۔!

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر اور یکتا صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی جدائی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے جاری ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جدائی پر حالتِ غم میں ان کو رخصت کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پریشانی کی وجہ سے صحابہ کرام بھی پریشان تھے تو آپ نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا:

اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی کے غم میں مبتلا ہیں۔

تو آج رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کا دن ہے آپ پر تمام جہانوں کے رب کی رحمتیں ہوں۔ (لہٰذا تم بھی وہی عمل اختیار کرو)

پس مردود شیطان تمہیں ہرگز غمگین نہ کرے۔ (یعنی خلاف شریعت طریقے پر غم منانا جیسے چہرہ پیٹنا، بال نوچنا اور غلط الفاظ زبان سے نکالنا وغیرہ شیطانی عمل ہے۔) (۱۲ ہزاروی)

پس تم جب بھی میرے جدائی کی وجہ سے پریشانی کا اظہار کرنے لگو تو شیطان سے (بچنے کے لئے) اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو کیونکہ وہ (شیطان) راندہ درگاہ ہے۔

مصیبت پہنچتے وقت تمہارا ایمان کس قدر ہونا چاہیے

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ رہا۔۔۔۔۔!

تمہیں جو مصیبت پہنچی اس پر تنگ دل ہونے سے بچنا اور اپنی تقدیر پر اعتراض کرنے سے بھی بچو۔ تمہاری زبان سے کوئی ناشائستہ کلمہ نہ نکلے۔

جب تم اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرو گے تو تمہیں اس (عمل) سے تسلی اور اطمینان

حاصل ہوگا۔

عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدَرِ، خَشِيتُ أَنْ يُفْسِدَ عَلَيَّ دِينِي وَأَمْرِي، فَأَتَيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: أَبَا الْمُنْذِرِ، إِنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدَرِ، فَخَشِيتُ عَلَى دِينِي وَأَمْرِي، فَحَدِّثْنِي مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ، فَقَالَ: لَوْ أَنَّ اللهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَاوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ، لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ لَكَانَتْ رَحْمَتُهُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ أَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ كَانَ لَكَ جَبَلُ أُحُدٍ ذَهَبًا، أَوْ مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ تُنْفِقُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، مَا قُبِلَ مِنْكَ، حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ، فَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ۔ (ابوداؤد رقم الحدیث ۴۶۹۹)

''حضرت ابن دیلمی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام آسمانوں والوں اور زمین والوں کو عذاب دے تو وہ ان کو عذاب دیتے ہوئے ان پر ظلم کرنے والا نہیں ہوگا اور اگر وہ اُن پر رحمت فرمائے تو اُس کی رحمت اُن کے اعمال سے بہتر ہے اور اگر تمہارے پاس اُحد پہاڑ یا اُحد کی مثل سونا ہو اور تم اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو تو جب تک تم تقدیر پر ایمان نہیں لاؤ گے اللہ تعالیٰ اسے قبول نہیں کرے گا اور جان لو کہ جو کچھ تمہیں پہنچنے والا ہے وہ تم سے خطاء نہیں کرے گا اور جو تم سے خطا کرے (نہ پہنچنے والا ہو) وہ تمہیں نہیں پہنچے گا۔''

آج مصیبت پہنچنے پر جو تمہارا جواب (ردعمل) ہوگا وہ ایمان کی مقدار کا ترازو ہے۔

پس ثابت قدم رہو (دیکھو تو سہی) تمہارے پاس رحمٰن کی کس قدر نعمتیں باقی ہیں!!!

نوٹ: تقدیر پر ایمان لازم ہے اسی کی طرف متوجہ فرمایا کہ تمہارا تقدیر پر ایمان ضروری ہے ورنہ اس کے انکار کی وجہ سے جہنم ٹھکانہ ہوگا اور تقدیر پر ایمان کا تقاضہ ہے کہ بندہ مومن اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ (۱۲ ہزاروی)

یہ ایک نعمت تم سے چلی گئی تو تم اس کے جانے پر افسوس کا اظہار کر رہے ہو پس اے ایمان کے بیٹے (اے مومن) جو نعمتیں تیرے پاس باقی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور صبر کرو۔

تمہیں پہنچنے والی یہ مصیبت تمہیں اسلام سے نہ پھیر دے۔

مصیبت کے وقت چیخنا چلانا

اے میرے بعد زندہ رہنے والے۔۔۔!

یہ الفاظ کہنے سے بچو:

میرا پیارا یا میری پیاری (ماں وغیرہ) انتقال کر گیا اس پر نوحہ کروں گا (پیٹوں گا چلاؤں گا) حتیٰ کہ قریب والے مرد اور عورت سنیں گے اور دور والے مرد اور عورتوں تک یہ آواز پہنچے گی (میت کہتی ہے:) اے میری وجہ سے مصیبت میں مبتلا شخص اس کو (رونے پیٹنے) کو چھوڑ کر اپنے آپ کو میرے لئے دعا کی کوشش میں مصروف رکھو۔

اس فلاں کی طرح نہ ہو جا جس نے آنسو بہائے اور وہ چیخا اور اس نے نوحہ کیا۔

پھر دن رات گزرنے کے بعد اس (چیخنے اور نوحہ کرنے والے) نے اس (مرنے والے) کو بھلا دیا اور ہنسنے کی طرف یوں لوٹ آیا، گویا اُس نے اس سے پہلے پہنچنے والی کسی مصیبت پر پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔

پس وہ صبر کرنے والوں میں نہیں لکھا گیا۔

اور نہ ہی اس کے رونے سے اس کی میت مسرور اور خوش ہونے والوں میں سے ہوئی (یعنی اس کے رونے سے میت کو کوئی خوشی حاصل نہیں ہوتی)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ. فَقَالَ: قَدْ قَضَى، قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا. فَقَالَ: أَلَا تَسْمَعُونَ: إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا، وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِي بِالتُّرَابِ۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث ۱۲۴۲)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ علیل ہو گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ بن مسعود کے ہمراہ اُن کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ جب آپ ان کے پاس پہنچے تو آپ نے انہیں ان کے گھر والوں میں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ان کا انتقال ہو گیا ہے؟ عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے۔ جب حاضرین نے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے دیکھا تو وہ بھی رو پڑے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں سنتے اللہ تعالیٰ آنکھوں پر آنسو بہنے پر عذاب نہیں دیتا اور نہ ہی دل کے غمگین ہونے پر عذاب دیتا ہے۔ لیکن اس پر عذاب دیتا ہے۔ آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا: یا رحم فرماتا ہے اور میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس (طرح رونے) پر لاٹھی سے مارتے، پتھروں سے مارتے اور رونے والے کے منہ پر مٹی ڈالتے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ میت پر آنسو بہانا یا دل کا غمگین ہونا باعثِ عذاب نہیں بلکہ زبان سے نامناسب کلمات نکالنے سے گناہ ہوتا ہے اور اگر (ایسی صورت میں پسماندگان کی زبان پر صبر و شکر کے) اچھے کلمات ہوں تو وہ کلمات رحمت کا باعث ہوتے ہیں۔ میت کے گھر والوں کے رونے پیٹنے سے میت کو عذاب کا مطلب یہ ہے کہ اگر میت نے یہ وصیت کی ہو کہ میرے بعد تم ایسا کرنا یا وہ اس پر خوش ہوتا ہے ورنہ ایسا کرنے والے ہی گناہ گار ہوں گے (میت کو کچھ گناہ نہ ہوگا)، کیونکہ میت کا کوئی قصور نہیں کیونکہ یہ اس کا عمل نہیں اور نہ ہی وہ اس پر خوش ہوتا ہے۔ (۱۲ ہزار روی)

اب دعا مانگو

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ رہا۔۔۔۔۔!

میری جدائی پر، میرے غسل کے وقت، مجھے (یعنی میری چارپائی) اٹھاتے وقت یا مجھے قبر میں داخل کرتے وقت تم رونے دھونے میں مشغول نہ ہونا، اب میں اکیلا قبر میں ہوں۔

اب دو فرشتے مجھے بٹھائیں گے اور میری زندگی کا حساب کتاب کریں گے (محاسبہ کریں گے)۔

یہ ایسا وقت ہے جس میں مضبوط ترین مرد بلکہ پہاڑ بھی کانپ جاتے ہیں، اسی لئے اس حالت میں مغفرت اور ثابت قدمی کی دعا کا حکم دیا گیا۔

اس وقت میرے لئے دعا کی اچھی طرح کوشش کرنا جو حساب دینے والے کو بچا لیتی ہے۔

پس تمہاری دعا اللہ کے حکم سے مجھے (قبر کے ماحول میں) مانوس کرے گی نیز قبر کی تنگی اور قبر کے عذاب سے نجات کا باعث بنے گی۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ -صلى الله عليه وسلم- إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لأَخِيكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسْأَلُ۔ (سنن ابی داوٗد، رقم الحدیث ۳۲۲۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو اس (کی قبر) کے پاس کھڑے ہوتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لئے بخشش طلب کرو اور (نکیرین کے سوالات کے جوابات میں) اس کے لیے ثابت قدمی کا سوال کرو، اِس وقت اُس سے سوالات ہوں گے۔

بے شمار لوگ کچھ دنوں کے بعد دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں گویا انہوں نے اُس (مرنے والے) کے ساتھ زندگی نہیں گزاری اور نہ ہی اس سے محبت کی اور اس پر محض آنسو بہائے۔

ایصال ثواب

ایصال ثواب یعنی اللہ تعالیٰ دعا اور صدقہ کا ثواب میت کو عطا کرتا ہے۔

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ رہا!

میں دنیا سے چلا گیا پس میرا حق ادا کر اور مجھے نفع پہنچا۔

کیا تو نہیں دیکھتا اللہ تعالیٰ نے کس طرح تجھے فارغ کیا کہ تو میرے لئے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ مجھے بلند مرتبہ عطا کرے۔

نوٹ: میت سے اس کے رب اس کے دین کے بارے میں سوال ہوتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کر کے پوچھا جاتا ہے، تو اس عظیم شخصیت کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ لہٰذا زندگی میں ان تینوں سے کامل اور صحیح وابستگی اختیار کرنی چاہیے۔ (۱۲ ہزاروی)

پس جس قدر دعاؤں اور صدقات (کا ثواب) مجھے پہنچا سکتا ہے پہنچا دے بے شک تو زمین و آسمان کے رب کے پاس اسے امانت رکھتا ہے اور میں آخرت میں پوچھوں گا: یہ مغفرت اور درجات مجھے کہاں سے حاصل ہوئے؟

تو بتایا جائے گا کہ بے شک یہ تیری طرف سے (یعنی ایصال ثواب کرنے والے شخص کی طرف سے) ہے اے وفا کرنے والے نیکیوں والے!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔ (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۶۶۰)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص کا درجہ بلند ہوگا وہ پوچھے گا یہ

کہاں سے ہوا؟ تو کہا جائے گا: تیری اولاد کے تیرے لئے بخشش طلب کرنے کی وجہ سے ایسا ہوا۔"

مجھے زندہ کی طرح سمجھنا

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ ہے۔۔۔۔!

آج مجھے طرح طرح کے ثواب پہنچا جس قدر کر سکتا ہے (یعنی صدقات وخیرات کے ذریعے ایصال ثواب کر)

مجھے یوں سمجھ جیسے میں زندہ ہوں اور عمل کرتا ہوں بلکہ اس طرح کہ تو میرے گناہوں کو ختم کر رہا ہے۔

مطلب یہ کہ جس طرح میں زندہ ہوتا اور عمل کرتا اور میرے گناہ زائل ہو جاتے تو اس طرح عمل کر کے مجھے ثواب پہنچا اور میرے لئے مغفرت کی دعا کر کے میرے گناہوں کے ازالہ کا ذریعہ بن جا۔ (۱۲ ہزار روی)

تو پانی کا صدقہ کر سکتا ہے اور مسجد بنا دے اور اس کا ثواب میرے لئے ان لوگوں کے ثواب کی طرح ہو جو اس (مسجد) میں زمین و آسمان کے رب کی عبادت کرتے ہیں۔

قرآن پاک اور نفع بخش علم کی کتب وقف کر دے کسی طالب علم کی کفالت کر اور شفاعت کرنے والے عالم کی کفالت کر۔

علم (علم دین) انبیاء کرام کی وراثت ہے اور علماء کے لئے پانی میں مچھلیاں رحمت کی دعا کرتی ہیں۔

میت کے ایصال ثواب کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دینی طلبا کی خدمت کی جائے ان کو دینی کتب خرید کر دی جائیں۔ عوام میں اہل سنت کے علماء کی لکھی گئی کتب تقسیم کی جائیں اور سنی علماء کرام جو بہت کم تنخواہ پر گزر اوقات کرتے ہیں ان کی خدمت کی

جائے۔ (۱۲ ہزاروی)

مرحوم کے لئے پہلا کام

اے وہ شخص! جو میرے بعد زندہ ہے۔۔۔۔۔۔!

تم اپنے عزیز وارث (وراثت چھوڑ کر جانے والے) کے لئے جو پہلا اچھا کام کرو وہ یہ ہے کہ ہر وہ بُرا راستہ جس میں میرا (میت کا) حصہ ہو یا شراکت ہو یا کفالت ہو یا غلبہ ہو اس کو بند کر دو۔

آج (یعنی فوری طور پر) اسے بند کرنے میں ڈانواڈول نہ ہو۔

تم ہی مجھ سے گناہوں کا عذاب اور ملامت کا دروازہ بند کر سکتے ہو۔

میرے ذمے جو قرض ہیں ان کی ادائیگی میں جلدی کرو۔

اس میں تاخیر نہ کرو میں اپنے قرض کی گرفت میں ہوں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَغَسَّلْنَاهُ وَ كَفَّنَّاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُولِ اللهِ (حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ آذَنَّا رَسُولَ اللهِ (فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعَنَا خُطًى ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْناً، قَالُوا: نَعَمْ، دِينَارَانِ، فَتَخَلَّفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مِنَّا يُقَالُ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللهِ هُمَا عَلَيَّ. فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ يَقُولُ: هُمَا عَلَيْكَ وَفِي مَالِكَ وَحَقُّ الرَّجُلِ عَلَيْكَ وَالْمَيِّتُ مِنْهُمَا بَرِيءٌ، فَقَالَ: نَعَمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ (إِذَا لَقِيَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ مَا صَنَعْتَ فِي الدِّينَارَيْنِ حَتَّى كَانَ آخِرَ ذَلِكَ قَالَ قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا

رَسُولَ اللهِ. قَالَ: الآنَ حِينَ بَرَدَتْ عَلَيْهِ جِلْدُه.

(سنن دارقطنی رقم الحدیث ۱۲۸۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا پس لوگوں نے اسے غسل دیا پھر کفن پہنایا اور خوشبو لگائی اور ہم نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں) رکھ دیا جہاں جنازے مقام جبرائیل علیہ السلام کے پاس رکھے جاتے تھے پھر ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ کی اطلاع کی پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ تشریف لائے پھر فرمایا کہ تمہارے ساتھی کے ذمہ قرض کوئی ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کیا: جی ہاں! دو دینار (قرض ہے) پس آپ پیچھے ہٹ گئے تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ (قرض) میرے ذمہ ہے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے وہ تمہارے ذمے اور تمہارے مال میں ہے اور اس شخص کا تم پر حق ہے اور میت ان دو دیناروں سے بری الذمہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جنازہ پڑھائی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: تم نے دو دیناروں کے بارے میں کیا کیا؟ حتیٰ کہ اس کے آخر میں عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں نے ادا کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا: اب اس کا

جسم پرسکون ہو گیا۔

نوٹ : بلاضرورت قرض لینا سخت ممنوع ہے اگر ضرورت کے تحت قرض لیا ہو اور مال وراثت بھی نہ چھوڑا ہو تو ورثاء کو چاہیے کہ بجائے دیگیں پکا کر کھلانے کے اس کا قرض ادا کریں اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے طریقے پر عمل کریں یہی میت کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ (۱۲ ہزاروی)

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ ہے۔۔۔۔!

جس طرح میری ولادت سنت رسول کے مطابق ہوئی (یعنی نکاح کے ذریعے ہوئی) اور میری ولادت کے وقت سنتوں پر عمل ہوا (کانوں میں اذان اور اقامت دی گئی) پس میری وفات کے وقت اس بات کو یاد رکھنا اور سنتوں پر عمل کرنا۔

دفن کرتے وقت اور اس کے بعد سنت کی مخالفت سے بچنا یا مہربان لوگ اور زمانے کا عرف غالب آجائے (یعنی غلط رسوم سے بچنا)، وحی (قرآن وسنت) کو مظبوطی سے پکڑنا اور اسے رد نہ کرنا۔ یعنی عرف کے اعتبار سے غلط رسم ورواج یا زیادہ مہربان لوگ غالب آکر سنت کے خلاف عمل پر مجبور نہ کردیں۔

پس جو شخص سنت کی مخالفت کرے اور (بُری) بدعت جاری کرے اسے حوض کوثر سے لوٹایا جائے گا حالانکہ پیاس کی وجہ سے اس کی زبان باہر نکلی ہوگی۔

ترکہ (تقسیم کے بغیر) نہ چھوڑنا

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ ہے۔۔۔!

بعض وارث وراثت کی تقسیم نہیں کرتے پس ایک زمانہ اور کئی سال گزر جاتے ہیں

حتی کہ وارثوں میں جھگڑا کھڑا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مال تقسیم کر دیا لیکن لوگ اسے روک رکھتے ہیں (اور تقسیم نہیں کرتے)

پس جو شخص اللہ تعالیٰ پر جرات کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توڑ دیتا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور بندوں کے حقوق کو روکنے کا تمہیں کوئی حق نہیں۔

ارشاد خداوندی ہے:

تِلْكَ حُدُودُ اللهِ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔ (النساء: ۱۳)

یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں ... شخص ... حالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبردار... رے اللہ تعالیٰ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔

پس جب تک وارث اپنے حق کا مطالبہ کرتے رہیں تو ان کو ان کا حق دینا ضروری ہے یا وہ اتفاق کرلیں (یعنی چھوڑ دیں)۔

نوٹ: میت کا مال تجہیز و تکفین، قرض کی ادائیگی اور اگر وصیت کی ہے تو اس کو پورا کرنے کے بعد ورثا میں تقسیم کرنا ض... ں ہے لیکن افسوس ناک صورتِ حال یہ ہے کہ ورثا کو ان کا حق نہیں دیا جاتا اور یہ حکم خداوندی کے خلاف ہے اور حقوق کو سلب کرنے کا کسی کو حق نہیں لہٰذا ضروری ہے کہ ورثاء کو ان کے حصے فوری طور پر دے دیئے جائیں۔ (۱۲ ہزاروی)

صلہ رحمی اختیار کرنا

اے میرے بعد زندہ رہنے والے۔۔۔۔!

اس راستے میں صلہ رحمی بہترین دوست ہے پس جس نے اس کا حق ادا کیا وہ سخت خطرناک راستے میں اس کا انتظار کرے گی پس صلہ رحمی جہنم کے پل پر انتظار میں بیٹھی ہے۔ (تا کہ اسے وہاں سے سلامتی کے ساتھ گزارے)

پس قطع رحمی کرنے پر اس کا راستہ کاٹنا حتمی فیصلہ ہے۔ (یعنی قطع رحمی کرنے والے شخص کا جہنم کے پل سے گزرنا مشکل ہوگا)

(صلہ رحمی) اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کرتی ہے کہ (اے میرے رب!) جس نے مجھے ملایا تو اسے ملا اور جس نے مجھے کاٹا تو اسے کاٹ دے (دور کر دے)

سب سے زیادہ قریبی، پھر اس کے بعد زیادہ قریبی (کا خیال رکھنا) اور دور والے رشتہ دار کو بھی نہ بھولنا۔

پس تمام کا حساب ہوگا لہٰذا جس قدر ہو سکے اس کا راستہ بند کرو اور جو سب سے زیادہ واجب ہے اس سے آغاز کرنا۔

اور یہ نہ کہنا جو مجھ سے قطع تعلق کرے گا میں بھی اس سے قطع تعلق کروں گا اور جو مجھ سے تعلق جوڑے گا میں بھی اس سے تعلق قائم رکھوں گا۔

اس طرح تم اپنے نفس سے تعلق توڑ دو گے اور اپنے مال اور زندگی کو تباہ کر دو گے۔

جو شخص اپنے قریبی اور دور کے رشتہ داروں سے تعلق جوڑتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے اس پر فضل کی وجہ سے ہے اور وہ بہت بڑا حصہ ہے۔

نوٹ: رشتہ داروں سے تعلق وابستہ رکھنا صلہ رحمی ہے اور ان سے تعلق توڑنا قطع رحمی ہے، اسلام نے اس بات کی شدید تاکید کی ہے رشتہ داری کے تعلق کو قائم رکھا جائے اور یہ نہ کہا

جائے کہ دوسرا مجھ سے اچھے تعلق رکھے تو میں اس کے جواب میں صلہ رحمی اختیار کروں گا۔ تو بدلہ ہے۔ (۱۲ ہزار وی)

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ الْأَعْمَشُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

(بخاری رقم الحدیث ۵۹۹۱)

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں صلہ رحمی بدلہ دینے کے طور پر نہیں بلکہ صلہ رحمی یہ ہے کہ جب کسی شخص سے تعلق توڑا جائے تو وہ تعلق جوڑے۔''

جھگڑے ختم کرنا

اے میرے بعد زندہ رہنے والے۔۔۔!

کسی مسلمان کے ساتھ جھگڑے کو آخرت تک نہ لے جانا اسے ختم کرو اگرچہ تمہیں سر جھکانا پڑے یہاں کا فیصلہ رضائے الٰہی کے لئے ہوگا اور اس کا انجام عذاب سے دوری ہے۔

سنو! تم دیکھتے ہو کہ زندگی، مال اور جس چیز کے لئے تم جھگڑا کرتے ہو، چلی گئی اور مٹی واپس مٹی کے ساتھ گھل گئی اور مجھ سے بھی مال رخصت ہو گیا۔

کیا عزت تمہیں گناہوں پر ابھارتی ہے اور جھگڑے پر جھگڑا کرتے ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہُ مَظْلَمَۃٌ لِأَخِیہِ مِنْ عِرْضِہٖ
أَوْ شَیْءٍ فَلْیَتَحَلَّلْہُ مِنْہُ الْیَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا یَکُونَ دِینَارٌ
وَلَا دِرْھَمٌ، إِنْ کَانَ لَہُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْہُ بِقَدْرِ
مَظْلَمَتِہٖ وَإِنْ لَمْ تَکُنْ لَہُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ
صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث ۲۴۴۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی بھائی پر اس کی عزت یا کسی بھی چیز میں زیادتی کی ہو تو آج اسے اپنے لئے حلال کرے اس سے پہلے کہ آس پاس نہ دینار ہوں اور نہ ہی درہم۔ اگر اس کا اچھا عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے مطابق اس سے لیا جائے گا اور اگر اس کی کوئی نیکی نہ ہوئی تو اس کے مخالف کا گناہ لے کر اس کے کھاتے میں ڈالا جائے گا! (صحیح بخاری رقم الحدیث ۲۳۱۷)

اور تمہارا حق (ذمہ داری) توبہ کرنا اور اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا ہے اور دو (جھگڑنے والوں) میں سے بہتر وہ ہوتا ہے جو سلام سے پہل کرتا ہے۔

اخلاص کا ذخیرہ حاصل کرو

اے میرے بعد زندہ رہنے والے۔۔۔۔!

سب سے بڑی وصیت اللہ واحد، احد کے لئے اخلاص ہے۔ ہم نے جن لوگوں (کو دکھانے) کے لئے عمل کئے انہوں نے ہمیشہ کے لئے ہم سے رخ پھیر لیا۔

یہاں ہم سے کئی ایسے چہرے ملیں گے جن کو کیڑے کھائیں گے کیا وہ اس بات کے مستحق ہیں کہ تم ان کو غالب محبت کرنے والی ذات کے ساتھ شریک ٹھہراؤ؟

خالص، خالص اللہ کے لئے (عبادت کرو)۔

امید کا مرکز صرف اللہ کی ذات ہے (انبیاء ورسل عظام علیہم السلام اور دیگر صالحین وسیلہ ہیں۔)

نوٹ: اخلاص کا معنیٰ کسی چیز کو خالص کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص کا مطلب یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ کے لئے کی جائے اس میں دکھاوا اور ریا کاری نہ ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شرک اصغر قرار دیتے ہوئے اور فرمایا: مجھے تم پر شرک کا ڈر ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا آپ کی امت بت پرستی کرے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ ریا کاری کے مرتکب ہوں گے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس امت کو اللہ تعالیٰ نے شرک اکبر سے محفوظ رکھا لیکن ریا کاری عام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص کی دولت عطا فرمائے آمین۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی ہدایت دے جو امت محمدیہ کو ہر بات پر شرک اکبر کا مرتکب قرار دیتے اور ان کو مشرک کہتے ہیں۔ استغفر اللہ۔ (۱۲ ہزاروی)

نمازیں قضاء کرنے سے پناہ طلب کریں

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ ہے۔۔۔۔!

ہمارے (فوت ہونے والوں کے) نزدیک، دو رکعتیں تمہاری دنیا کے برابر ہیں۔

فرض نماز فوت ہونے (نہ پڑھنے) پر افسوس۔۔۔۔

قبر کی سخت تاریکی سے بچانے والی رات کی نماز چھوڑنے پر افسوس۔۔۔۔۔

افسوس! رات کی نماز (نہ پڑھنا) قبر کی سخت تاریکی کا سبب ہے۔

مسجد کی طرف قدم نہ اٹھنے پر افسوس۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی، تعریف، ذکر اور اس کی عبادت چھوڑنے پر افسوس۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ کے لئے خالص نیت اور (استطاعت کے باوجود) حج وعمرہ کا سفر نہ

کرنے پر افسوس۔۔۔۔

عاجزی کے بغیر نماز پڑھنے سے بچو۔

ہماری وہی نمازیں شمار ہوں گی جن میں خشوع وخضوع ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا: دوہلکی (رکعتیں) جن کوتم حقیر سمجھتے ہو اور تم مزید نفل پڑھ کر ان میں اضافہ کرتے ہو۔ (یعنی فرض کوترک کر کے نفل پڑھنے کوترجیح دیتے ہو)

اس دن کے لئے زینت اختیار کرو

اے وہ شخص جو میرے بعد زندہ ہے۔۔۔۔۔۔!

جب تم میت کی قبر کا گڑھا اور کفن کے کپڑوں کو دیکھوتو اب حرام مال سے (یا حرام کام) کے ساتھ زینت حاصل کرنے سے بچو۔

تکبر اور دکھاوے نے ان کے مرتکب لوگوں کو آگ کی لپیٹ میں لے لیا۔

اسلام میں بڑھاپے کی سفیدی نے قبروں کے اندھیرے کو روشنی میں بدل دیا۔

قابل غور:

اگر داڑھی نہیں ہوگی تو وہ سفیدی کہاں ہوگی؟ لہٰذا داڑھی رکھنا ضروری ہے۔

(۱۲ہزاروی)

عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده أن رسول الله صلى الله علیه وسلم قال: لا تنتفوا الشیب فانه نور المسلم من شاب شیبة فی الاسلام کتب الله له بها حسنة و کفَّر عنه بها خطیئة ورفعه بها درجة

(مسند احمد جزء ۳ ص ۴۲۶)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (داڑھی کے) سفید بالوں کو نہ اکھیڑو یہ مسلمانوں کا نور ہے۔ جس شخص کے بال حالت اسلام میں سفید ہوئے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اِن سفید بالوں کے بدلے میں ایک نیکی لکھتا ہے اور اِن کے سبب اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔

اور اندھیروں میں مساجد کی طرف جانا قبر اور میدان محشر میں روشنی کا باعث ہے۔
(یعنی مساجد میں جانے کے لئے مشکلات برداشت کرنا)

اور مشکلات کو برداشت کرنے سے قبر کی تنگی وسعت میں اور قبروں کے کنارے کشادگی میں بدل جاتے ہیں۔

زبان کے گناہ

اے میرے بعد زندہ رہنے والے۔۔۔۔۔!

میری قبر کے پڑوس میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی قبروں میں آگ شعلہ زن ہے۔ یہ لوگ (دنیوی زندگی میں) بدکلامی، غیبت، چغلی، تمسخر میں مشغول رہتے تھے۔

پس تم بیہودگی کو ذکر میں بدلو اور غفلت اور مذاق کو سنجیدگی اور غور و فکر میں بدلو۔

خاموشی اختیار کرنے والے اور بھلائی کی باتیں کرنے والے مسرور ہوئے اور نادم ہوئے جو ناحق گفتگو کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل تھے۔

پیشاب کے چھینٹوں سے بچو

اے میرے بعد زندہ رہنے والے۔۔۔۔۔!

اپنے آپ کو سستی سے بچاؤ اور یہ نہ کہو کہ یہ چھوٹا سا گناہ ہے اس کے بعد کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور وہ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہیں ہوئے (یعنی پیشاب سے نہ بچے اور غیبت کو وہ معمولی سمجھتے تھے۔)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ۔ (صحیح بخاری رقم الحدیث ۲۱۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا پس ان میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔

معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی عطا سے قبر کی اندر پوشیدہ میت کو عذاب ہوتے بھی دیکھتے اور اس کے عذاب کی وجہ کو بھی جانتے تھے۔ (۱۲ ہزار روی)

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ کسی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر اس کا مرتکب نہیں ہونا چاہیے۔ جب چھوٹے گناہ کو بھی بڑا سمجھیں گے تو چھوٹے سے بھی بچیں گے اور چھوٹے گناہ سے بچیں گے تو بڑے گناہ سے لازماً بچیں گے۔ (۱۲ ہزار روی)

پس ہر گناہ سے بچو، حتیٰ کہ پیشاب کے چھینٹوں سے بھی بچو۔ اس امت کے اکثر لوگ اسی کی وجہ سے عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ

وسَلَّمَ: أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ.

(سنن ابن ماجہ رقم ۳۴۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عام طور پر قبر کا عذاب پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

پس بچو اور ہر گناہ کے بعد بخشش طلب کرو اور موت سے پہلے توبہ کرو اور اس بات سے اجتناب کرو کہ تم دنیا سے کسی چھوٹے گناہ کے ساتھ جاؤ جسے تم بار بار کر رہے ہو۔

نوٹ: صغیرہ گناہ بار بار کرنے سے کبیرہ بن جاتا ہے جس کے لئے توبہ شرط ہے، لہٰذا اگر چھوٹا گناہ ہو جائے تو توبہ بھی کی جائے اور آئندہ کے لئے اس سے بچنے کی راہ اختیار کی جائے۔ (۱۲ ہزاروی)

گھر پہنچنے سے پہلے

اے میرے بعد زندہ رہنے والے۔۔۔۔۔!

جب تم میری قبر پر مٹی ڈالنے کے بعد اپنے ہاتھ جھاڑو تو میں نے تمہیں جو نصیحت کی اور خطاب کیا اسے یاد رکھو۔

تو اپنے گھروں کو لوٹنے اور دنیا کی طرف رغبت کرنے سے پہلے اپنے نفوس کی طرف محاسبہ کرتے ہوئے توجہ کرو۔

تم ہم سے اس حال میں واپس ہوئے ہو کہ تمہارے پاس مال ہے اور ہمارا یہاں حساب کتاب ہو رہا ہے جب زندگیاں ختم ہو گئیں۔

دیکھو تمہارے پاس جو مال ہے تو اس کے جو معاملے میں احتیاط کرو، دھوکے میں نہ رہو، اسے حرام سے بچاؤ اور یہ نہ کہو کہ ہم عنقریب توبہ کرلیں گے۔ توبہ کی قیمت

ادا کرنا ہے محض ندامت نہیں۔ زندگی کے بعد قبر میں خسارہ انگاروں کی صورت میں ہے اور آخرت میں داغ ہوگا۔

توبہ گناہ کو چھوڑنے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کے پختہ ارادے اور مستحقین کی طرف ان کے حقوق لوٹانے کا نام ہے۔

ان باتوں کے بغیر (توبہ) محض وہم ہے

نوٹ: میت زندہ لوگوں کو توجہ دلاتی ہے کہ ہم خالی ہاتھ آئے اور اگر تم ہمیں دفنانے کے بعد دنیوی زندگی اور مال میں گم ہو جاتے ہو تو سوچو آج ہمارا محاسبہ ہو رہا ہے کل تمہارا بھی حساب و کتاب ہوگا، لہٰذا حرام سے بچو، گناہوں سے توبہ کرو لیکن اس طرح گناہوں کو ترک کر دو، آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ ارادہ کرو اور گزشتہ پر نادم اور پشیمان بھی ہو۔

(۱۲ہزاروی)

عمر بھر کی کمائی

اے میرے بعد زندہ رہنے والے۔۔۔!

زندگی کی بساط لپیٹ دی گئی اور اس کے ساتھ راتوں اور دنوں کو بھی لپیٹ دیا گیا (یعنی مرنے والے کے دن رات ختم ہو گئے)

اور ہمارے لئے تمام زندگی کے چند دن ہی خالص ہوئے۔

پس اپنے وقت کا پھل اس سے پہلے حاصل کرنے کی کوشش کرو کہ تمہارا آج کا دن رک جائے میں شمار ہو اور تمہاری تمام دنیا کی تمام نعمتیں لپیٹ کر تمہیں دفن کر دیا جائے گا۔

اور پھر تم کہو: اے میرے رب! مجھے (دنیا کی طرف) واپس کر دے شاید میں نیکی کروں، شاید میں فلاں کام کروں۔

پس تمہیں کہا جائے: میں نے تجھے (زندگی کا) عطیہ عطا کیا اور (نافرمانی کے عذاب سے) ڈرایا پس تو مسلسل پیٹھ پھیر کر بھاگتا رہا۔

سنو! میں نے تجھے خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے رسول بھیجے تو انہوں نے تجھے کیا عمل کرتے ہوئے دیکھا؟ اور تو دیکھتا ہے کہ میں (میت) کس حال کی طرف چلا گیا۔

سورۃ تبارک الذی بہترین ساتھی

اے میرے بعد زندہ رہنے والے۔۔۔۔!

کیا بندہ خوفناک قبر میں کسی بچانے والے کا ارادہ نہیں کرتا جہاں نہ کوئی ساتھی ہوتا ہے اور نہ کوئی سننے والا۔

جو شخص عظیم الشان سورۃ تبارك الذی کو ساتھی بنائے اسے یہ رحمت بھری سورۃ قبر میں ہلاکت خیز امور سے نجات دلا دیتی ہے۔

اسے یاد کرو اس میں غور کرو اور ہر رات اسے پڑھو

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الم تَنْزِيلُ، وَتَبَارَكَ الَّذِى بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

(سنن ترمذی رقم الحدیث ۲۸۹۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک آرام نہ فرماتے جب تک الم تنزیل (سورۂ سجدہ پارہ نمبر ۲۱ سورۂ نمبر ۳۲) اور تبارك الذی (سورۂ ملک پارہ نمبر ۲۹ سورۂ نمبر ۶۷) پڑھ نہ لیتے۔

کیونکہ یہ قبر کے عذاب اور سختی کو دور کرنے کا باعث ہے۔

اور قرآن پاک کو یاد کرنے والا شخص کتنا عظیم ہے اگر محاسب اس پر سختی کرے تو یہ

اس کے لئے روشنی اور دفاع ہو۔

میں نے اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے کلام کو ساتھی بنایا آج (قبر میں) وہ کلام اللہ کے حکم سے میری نجات کا ضامن ہے۔

حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لأَصْحَابِهِ۔ (صحیح مسلم رقم ۱۹۱۰)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید پڑھو یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔

(صحیح مسلم حدیث ۴۸۰۴ کا ایک حصہ اس حدیث میں سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کا بھی تذکرہ ہے)

خاتمہ

اب وقت آ گیا ہے کہ تم ان اوراق کے آخری صفحہ کو لپیٹ دو اور اس کے ساتھ ساتھ قلبی، قولی اور عملی تنگی کے تمام مظاہر کو بھی لپیٹ دو۔

جب (گذشتہ) عبارات نے تیری دل کی سماعتوں کو کھٹکھٹایا تو زیادہ لائق یہ ہے کہ تیرے دل میں اللہ کے لئے اور اللہ کے ساتھ صبر پر پختہ ارادے کے علاوہ کچھ باقی نہ رہے۔

اس بات کو تاکیدی سمجھو کہ اللہ تعالیٰ تیرے صبر اور تیری رضا کو ان اوقات میں دیکھنے والا ہے پس اللہ تعالیٰ سے راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے راضی ہو اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں راضی ہو اور اس بات کو پکا سمجھو کہ یہ تیرے ایمان کی ثابت قدمی کی قوت ہیں۔ پس ان میں اپنے ایمان میں اضافہ کر اور ان میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے

تیری استعداد عظیم ہوگی۔

وہ تمام لوگ جنہوں نے رونے کا ارادہ کیا وہ خاموش ہو گئے وہ تمام لوگ جو مصیبت کے آغاز میں ناراض ہوئے وہ اس کے بعد راضی ہو گئے۔

ان سب کو ان کے اس ارادے پر کوئی ثواب نہ ملا پھر انہوں نے تمنا کی وہ تنگ دل نہ ہوئے جب (انہوں نے دیکھا)۔

کہ مصیبت کے آغاز میں صبر کرنے والوں کو رضائے الٰہی حاصل ہوئی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی جنت میں بیت الحمد (نامی محل) کے ساتھ کامیابی حاصل ہوئی اور صابرین کے وصف کے مستحق ہو گئے اور ان کو بطور غنیمت یہ اعزاز ملا کہ ان پر ان کے رب کی طرف سے رحمتیں ہیں اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اس وقت فرصت حاصل ہے پس اس کے لئے تیاری کرو اور اُس دنیا سے سلامتی کے ساتھ (اعمال کے) ثواب اور فضائل کے ساتھ نکلو۔

میت کے لئے دعا کا وظیفہ

(۱) اللّٰهُمَّ اغْفِرْ (لفلان) وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ. وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ.

(مسلم رقم الحدیث ۲۱۶۹)

اے اللہ! فلاں شخص (نام لیا جائے) کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا درجہ بلند فرما اور پیچھے رہنے والوں میں اس کی اولاد کے لئے اس کا نائب بنا۔ اے تمام جہانوں کے رب! ہمیں اور اسے بخش دے اور اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کے لئے اس میں روشنی کر دے۔

(۲) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لاَ تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلاَ تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔

(سنن ابن ماجہ رقم ۱۴۹۸)

اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ، ہمارے حاضر وغائب، ہمارے چھوٹے اور بڑے۔ اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔

اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے جسے موت دے اسے ایمان کی حالت میں موت دے۔

اے اللہ! ہمیں اس (میت کی موت کے صدمے پر صبر کے) ثواب سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔

(۳) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلاً خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ (صحیح مسلم رقم ۲۲۷۶)

اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، اسے عافیت عطا کر اور اسے معاف کر دے اس کی باعزت مہمان نوازی فرما۔

اس کی قبر کو کشادہ فرما، اس (کی خطاؤں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے اور اسے خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس

طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے۔

اسے اس کے گھر سے بہتر گھر میں بدل دے اور اس کے گھر والوں سے بہتر گھر والے عطا فرما، اس کے جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما۔ اور اسے عذاب قبر سے اور جہنم کے عذاب سے پناہ دے۔

(۴) اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ۔ (ابوداؤد رقم ۳۲۲۱)

اے اللہ! اسے بخش اور اسے ثابت قدم رکھ۔

(۵) اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ احْتَاجَ إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ۔ (مستدرک علی الصحیحین رقم ۱۳۲۸)

اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا ہے، تیری رحمت کا محتاج ہے اگر یہ نیکوکار ہے تو اس کی نیکیوں (کے ثواب) میں اضافہ فرما اور اگر خطا کار ہے تو اس سے درگزر فرما۔

(۶) اللَّهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي إِحْسَانِهِ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ۔ (صحیح ابن حبان رقم ۳۰۷۳)

اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے یہ اس بات کی گواہی دیا کرتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے (خاص) بندے اور تیرے (آخری) رسول ہیں۔

اور اس کے بارے میں تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اگر یہ نیکی کرنے والا تھا تو اس کی نیکی (کے ثواب) میں اضافہ فرما۔ اور اگر یہ خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔ ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ کرنا۔ اور اس کے بعد ہمیں کسی فتنے میں مبتلا نہ کرنا۔

(۷) اللَّهُمَّ إِنَّ فُلاَنَ بْنَ فُلاَن. فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ. اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ (سنن ابی داؤد رقم ۳۲۰۴)

اے اللہ! بے شک فلاں بن فلاں تیرے ذمۂ کرم میں اور تیرے پڑوس کی رسی میں ہے اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے بچالے، تو وفا کرنے والا اور تعریف کے لائق ہے۔

اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۸) اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلاً كَرِيمًا۔ (صحیح مسلم رقم ۶۵۶۲)

اے اللہ! اِسے بخش دے، اِسے قیامت کے دن اپنی بے شمار مخلوق پر بلندی عطا فرمایا۔

اے اللہ! اسے بخش دے۔ اے اللہ! اسے عزت والے مقام میں داخل فرما۔

موت کے بعد میت کے لئے نفع بخش کام

(۱) استغفار یعنی میت کے لئے بخشش کی دعا کرنا

کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔ (مسند احمد رقم ۱۰۶۱۰)

جنت میں ایک شخص کا درجہ بلند کیا جائے گا وہ پوچھے گا: یہ مرتبہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ تو جواب دیا جائے گا تیری اولاد کے، تیرے بخشش طلب کرنے کی وجہ سے (تجھے یہ مقام ملا)

(۲) میت کے لئے دعا

(زندہ لوگوں کو چاہیے کہ فوت شدہ مسلمانوں کے لئے دعا کریں)

حضور علیہ السلام نے فرما:

إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ۔ إِلاَّ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔ (صحیح مسلم رقم ۴۳۱۰)

جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے، صدقہ جاریہ، یا نفع بخش علم یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

نوٹ: صدقہ جاریہ جس کا فائدہ اور ثواب جاری رہتا ہے جیسے کنواں کھدوا کر وقف کرنا،

مسجد بنانا، دینی مدرسہ بنانا وغیرہ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم صدقہ جاریہ کی کوشش کریں، محض دیگیں پکوا کر کھلا دینا ثواب کا باعث ضرور ہے لیکن صدقہ جاریہ نہیں، اہل سنت کے دینی مدارس ساتھ تعاون کریں۔

علم نافع وہ علم ہے جو عقیدہ اور اعمال دونوں کو درست کرتا ہے، بدعقیدہ لوگوں کا علم نقصان دہ علم ہے۔ وہ خود بھی گمراہی کے دلدل میں پھنستے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہی کی وادی میں داخل کرتے ہیں اور حدیث پاک کے مطابق نیک اولاد وہی ہے جو (شریعت پر عمل کے ساتھ ساتھ) اپنے ماں باپ کے فوت ہونے کے بعد ان کے لئے دعا کرتی ہے۔ وہ نہیں جو اپنے محسنوں کا ایصال ثواب نہیں کرتے۔ (۱۲ ہزاروی)

(۳) میت کے لئے صدقہ جاری کرنا

جیسے قرآن پڑھنے (اور علم دین حاصل کرنے) والے طلباء کی ضرورتوں کو پورا کرنا، اور اچھے کاموں (جیسے مدارس دینیہ) کے لئے زمین وقف کرنا یا کنواں کھدوانا (اور لوگوں کے لئے وقف کرنا) یا مساجد بنانا، ان امور پر گذشتہ حدیث دلالت کرتی ہے (جس میں فرمایا کہ انسان کا صدقہ اس کے عمل صالح کو برقرار رکھتا ہے)

(۴) قرآن کی اشاعت اور تقسیم کرنا

قرآن (بالخصوص ترجمہ کنز الایمان (امام احمد رضا رحمہ اللہ) لوگوں کے گھروں تک) پہچانا چونکہ ہر شخص طباعت کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتا لہذا بازار سے خرید کر ایصال ثواب کے لئے تقسیم کریں، شادی بیاہ میں بطور تحفہ دینے کے لئے، اور مدارس کے طلباء کو دینے کے لئے، اس کا پہنچانا کار خیر میں حصہ لینا ہے۔ (۱۲ ہزاروی)

نفع بخش علم کی کتب تقسیم کرے جس طرح گذشتہ حدیث میں علم نافع کا ذکر ہوا۔

علاوہ ازیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ

عِلْمًا عَلِمَهُ وَنَشَرَهُ، أَوْ وَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ، أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهَرًا كَرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔ (صحیح ابن حزیمہ رقم ۲۴۹۰)

بے شک مومن کو اس کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں سے جو پہنچتا ہے وہ ایسا علم ہے جسے وہ خود سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا اور پھیلاتا ہے اور وہ نیک اولاد جسے چھوڑ کر گیا۔

اور قرآن مجید جس کا وارث بنایا یا مسجد تعمیر کی، یا مسافروں کے لئے مسافر خانہ بنایا۔ یا کوئی نہر جاری کی (یا نلکہ لگوایا جہاں پینے کا پانی دستیاب نہیں) یا وہ صدقہ جو اس نے حالت صحت میں اور زندگی میں ہی اپنے مال سے نکالا جس کا ثواب اسے مرنے کے بعد ملتا رہے گا۔

(۵) عام بھلائی کے راستوں میں میت کی طرف سے صدقہ کرنا:

جیسے یتیموں کی کفالت کرنا، یا محتاج لوگوں کی مدد کرنا، یا فقیروں کو کھانا کھلانا یا روزہ داروں کا روزہ افطار کرانا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذَلِكَ۔ (ابوداؤد رقم ۲۸۸۵)

میت مسلمانوں کی ہو اور تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرو اس کی طرف سے صدقہ دو یا اس کی طرف سے حج کرو تو اُسے یہ عمل (اس کا ثواب) پہنچتا ہے۔

اور ایک روایت یہ بھی ہے:

فَلَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيدِ فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهُ

ذٰلِكَ۔ (مسند احمد رقم ۶۷۰۴)

اگر اس نے (اپنی زندگی دیں) توحید کا اقرار کیا (یعنی وہ مسلمان تھا) پس تم نے اس کی طرف سے روزہ رکھا اور اس کی طرف سے صدقہ کیا تو یہ (عمل) اسے نفع دے گا۔

(۶) میت کی طرف سے روزے یا حج کی ادائیگی

اگر اس میت پر ان میں سے کوئی چیز واجب ہوئی لیکن اس نے ادا نہ کی تو اس کی طرف سے ادا کرنا۔ (یعنی روزے کا فدیہ دینا اور حج کرنا اسی طرح نماز کا فدیہ دینا)

کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى۔ (سنن ابوداؤد رقم ۳۳۱۲)

پس اللہ کا قرض! اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

نوٹ: بدنی عبادت میں نیابت نہیں ہوتی لہٰذا اگر میت کی نمازیں یا روزے رہ گئے ہوں تو ان کا فدیہ دیا جائے ان کی طرف سے نماز پڑھنا یا روزہ رکھنا درست نہیں البتہ ان عبادات کا ثواب پہچایا جاسکتا ہے۔

(۷) میت کی طرف سے قرض ادا کرنا

اس بات کی تلاش کرو اور لوگوں سے پوچھو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے ذمے قرض ہو اور تمہیں معلوم ہی نہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ۔ (جامع ترمذی رقم ۱۰۷۸)

مومن کا نفس اپنے قرض میں معلق ہوتا ہے حتی کہ اس کی طرف سے ادا کیا جائے۔

اور حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا:

إِنَّ أَخَاكَ مُحْتَبَسٌ بِدَيْنِهٖ، فَاقْضِ عَنْهُ۔ (سنن ابن ماجہ رقم ۲۴۳۳)

بے شک تمہارا بھائی اپنے قرض میں مقید ہوتا ہے پس تم اس کی طرف سے (اس کا قرض) ادا کرو۔

نیک اولاد کے اچھے اعمال

نیک اولاد جو اچھے عمل کرتی ہے اس کے ماں باپ کو (ان اعمال صالحہ کا اجر ملتا ہے) اگرچہ وہ فوت ہو گئے ہیں اولاد کے اجر کا مکمل ثواب ملتا ہے۔ اور ان کے اجر میں سے بھی کچھ کم نہیں ہوتا کیونکہ اولاد انسان کی کوشش اور کمائی کا حصہ ہے۔

اور اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

وَأَنْ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى۔ (النجم:۳۹)

اور انسان کے لئے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ، وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ۔ (سنن ابن ماجہ رقم ۲۱۳۷)

بے شک انسان سب سے زیادہ پاک کھانا اپنی کمائی سے کھاتا ہے اور بیشک اس کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے۔

اور ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ۔ (سنن ابن ماجہ رقم ۲۴۲)

بے شک مومن کو اس کے عمل اور نیکیوں کے بعد جو کچھ ملتا ہے ان میں وہ نیک اولاد بھی ہے جسے وہ چھوڑ کر جاتا ہے۔ (تفصیلی حدیث گزر چکی ہے)

حرف آخر

اے زندہ انسان! یادرکھو! اپنے نفس کو چار قلعوں میں بند کرلو، یہ قلعے تمہیں عذاب قبر سے بچانے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بے شک جب میت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس جاتے ہیں۔ اگر وہ مومن ہو تو نماز اس کے سرہانے ہوتی ہے اور روزے اس کی دائیں طرف ہوتے ہیں اور زکوۃ اس کی بائیں جانب ہوتی ہے۔

اور اس کے اچھے اعمال صدقہ (نفلی) نماز، دیگر نیکیاں اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اس کے پاؤں کی طرف ہوتے ہیں۔

پس جب عذاب سر کی طرف سے لایا جاتا ہے تو نماز کہتی ہے میری جانب سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے، پھر وہ دائیں طرف سے لایا جاتا ہے تو روزہ کہتا ہے: میری جانب سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے، پھر بائیں طرف سے لایا جاتا ہے تو زکوۃ کہتی ہے میری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے۔

پھر عذاب پاؤں کی طرف سے آتا ہے تو اچھے کام کرنا جیسے صدقہ اور نیکی کے کام اور لوگوں کے ساتھ احسان کہتا ہے: میری طرف سے داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے۔

تو عذاب سے بچاؤ کے چار قلعے ہیں۔ نماز، زکوۃ، روزہ اور لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا۔

اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ کرو اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

۶ فروری ۲۰۱۸ بروز منگل مغرب کی نماز کے بعد مدینہ منورہ میں اس ترجمہ کا آغاز ہوا اور ۱۱ فروری ۲۰۱۸ بروز اتوار شام ۵:۵۰ بجے مدینہ منورہ میں ہی اس کا اختتام ہوا۔ وللہ الحمد

خدایا ایں کرم بار دگر کن

محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہروی

نزیل مدینہ طیبہ ادام اللہ شرفھا و کرامتھا

مصادر و مراجع

(۱) القرآن الحکیم

(۲) ''سنن ابی داوٗدؒ'' ابوداؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق الازدی السجستانی، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۹۹۹ء

(۳) ''سنن ابن ماجہ''، ابن ماجہ، محمد بن یزید، دارلسلام للنشر والتوزیع، الریاض ۱۹۹۹ء

(۴) ''الجامع الصحیح المسند المختصر'' بخاری، محمد بن اسماعیل، دارالاسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۹۹۹ء

(۵) ''صحیح المسلم''، مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری، الامام ابوالحسین، دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۹۹۸ء

(۶) ''صحیح ابن حبان''، حبان، محمد بن حبان بن احمد بن معاذ التمیمی، موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۹۸۸ء

(۷) ''سنن الترمذی''، ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسی بن سورہ بن الضحاک، دار الغرب الاسلامی، بیروت۔ ۱۹۹۸ء

(۸) ''مسند الامام احمد بن حنبل''، احمد بن حنبل، موسسۃ الرسالۃ بیروت، لبنان۔ ۱۹۹۹ء

(۹) ''صحیح ابن حزیمہ''، ابوبکر محمد ابن اسحٰق بن حزیمہ بن المغیر ۃ النیسابوری، المکتب الاسلامی بیروت، لبنان۔

(۱۰) ''المستدرک علی الصحیحین''، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری، دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔ ۱۹۹۹ء



مکتبہ قادریہ۔ لاہور

Cell:0321-7226193